فضیلت علم و علماء

قسط نمبر ۲ (آخری)

ترتیب: بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رئیس الجامعہ الکمالیہ۔ راجوال

حضرت ابراھیم علیہ السلام نمرود پر علم کی رو سے غالب ہوئے

قرآن مجید میں یہ قصہ ساف موجود ہے۔

(قال ابراھیم فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب فبہت الذی کفر) (البقرۃ : ۲۵۸)۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ (میرا رب) اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر لاجواب ہو گیا۔

حضرت موسیٰ مرسل کو غیر نبی حضرت خضر کا بوجہ علم خادم ہونا

حضرت موسیٰ علیہ السلام بمع خادم یوشع طویل سفر کی مشقت اٹھا کر مجمع البحرین پہنچے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور یہ کہا:

(ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا الکھف : ۶۶)۔

(موسیٰ علیہ السلام نے کہا) کہ میں آپکی تابعداری کروں کہ آپ اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپکو سکھایا گیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

(انک لن تستطیع معی صبرا ہ وکیف تصبر علی مالم تحط بہ خبرا .... (الکھف : ۶۷)

(اس نے کہا) کہ آپ میرے ساتھ ہرگز ہرگز صبر نہیں کر سکتے، اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو، اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟ حضرت کلیم اللہ نے فرمایا:

(ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا)۔ (الکھف : ۶۹)

(موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا) کہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

یہ سب علم کی وجہ سے پیروی ہے۔ جیسے بیٹے کو باپ کی پیروی اور فرمانبرداری کا حکم ہے، مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باپ کو یہ فرمایا:

(یا ابت قد جاءنی من العلم مالم یاتک فا تبعنی اھدک صراطا سویا) (مریم : ۴۳)۔

اے ابا جی ! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا ۔ میری اتباع کیجئے میں سیدھے راستے کی طرف آپکی رہنمائی کرتا ہوں ۔

حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ تھے ۔ رسول تھے ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے باپ تھے ۔ دو آدمیوں کا ایک کھیت کے نقصان پر فیصلہ ہوا ۔ اور دو عورتوں کا ایک بچہ پر جھگڑا ہوا ۔ تو باپ بیٹے کے فیصلہ میں اختلاف تھا ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ زیادہ مناسب ثابت ہوا ۔

قرآن حکیم ناطق ہے ۔

(ففہمنٰہا سلیمان و کلا آتینا حکما و علما) (الانبیاء : ۷۹)

" پس ہم نے اس کا فہم سلیمان کو عطا کیا ، ویسے ہر ایک کو ہم نے حکم اور علم عطا کیا ۔ بہرحال علم و عقل کو سب چیزوں پر فوقیت حاصل ہے " ۔

علم سیکھو

حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

" یاایہاالناس ! انما العلم بالتعلم و الفقہ بالتفقہ و من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین و انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء " ۔ (ترغیب)

اے لوگو ! بیشک علم کا تعلق سیکھنے کے ساتھ ہے اور فقہ کا سمجھنے کے ساتھ ۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے ۔ بیشک اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں ۔

علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تا ایں دم علم ، تعلم ، تعلیم کا سلسلہ شروع ہے ، اسی سے دین کا قیام ہے ، جب علم اٹھ گیا تو اسلام اٹھ جائے گا ۔

عالم اور جاہل کا فرق

جیسے نور اور ظلمت برابر نہیں ۔ دھوپ اور سایہ برابر نہیں ۔ مردہ اور زندہ ، بینا اور نابینا برابر نہیں ۔ حق اور باطل برابر نہیں ۔ مومن اور کافر برابر نہیں ۔ جنتی اور دوزخی برابر نہیں ۔ ایسے ہی عالم اور جاہل برابر نہیں ۔ جیسے قرآن مجید سے ثابت ہے ، تو علم ضرور حاصل کرنا چاہیئے ۔ علماء نے لکھا ہے :

" لا نجاۃ الا بالطاعۃ ، والطاعۃ بالعلم ، والعلم بالتعلم ، والتعلم بالعقل " ۔

اطاعت کے بغیر نجات نہیں اور اطاعت ساتھ علم کے ہے اور علم تعلم سے ہے اور تعلم عقل سے ۔ یاد رکھیئے ! کتے کو تعلیم دی جاتی ہے تو اس کے ذریعے کیا ہوا شکار حلال ہو جاتا ہے ، بے علم کتے کا شکار حرام ہے ۔

علم عبادت سے افضل ہے

حدیث شریف میں ہے " قلیل العلم خیر من کثیر العبادة و کفی بالمرء فقها اذا عبد و کفی بالمرء جهلا اذا اعجب برایه " (ترغیب)

تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کو یہی سمجھ کافی ہے جب کہ وہ عبادت کرے ۔ اور آدمی کو یہی جہالت کافی ہے جبکہ وہ اپنی رائے اور سمجھ پر راضی ہو ۔ اپنی خواہش اور رائے پر خوش ہونا ۔ اور فخر کرنا بڑی جہالت ہے ۔ اس سے اتباع ہوی پیدا ہوتی ہے ، علم سے اطاعت پیدا ہوتی ہے ۔

قول و عمل دونوں علم کے محتاج ہیں

چنانچہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری کی (جلد اول ص ۱۶) میں اس طرح تبویب کرتے ہیں ۔

" باب العلم قبل القول والعمل لقول الله : فاعلم انه لا اله الا الله ۔ فبدا بالعلم وان العلماء هم ورثة الانبیاء ورثوا العلم من اخذه اخذ بحظ وافر و من سلک طریقا یطلب به علما سهل الله له طریقاً الی الجنة وقال : (انما یخشی الله من عباده العلماء) ۔ قال : (وما یعقلها الا العلمون) ۔ وقال : (وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر) وقال : (هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون) وقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم : " من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین و انما العلم بالتعلم " وقال ابو ذر رضی الله عنه : " لو وضعتم الصمصامة علی هذه واشار الی قفاه ثم ظننت انی انفذ کلمة سمعتها من النبی صلی الله علیه و آله وسلم قبل ان تجیزوا علی لانفذتها " وقول النبی صلی الله علیه و آله وسلم : " لیبلغ الشاهد منکم الغائب " وقال ابن عباس رضی الله عنه : کونوا ربانیین حکماء علماء فقهاء " ویقال الربانی : الذی یربی الناس بصغار العلم قبل کباره " ۔

خلاصہ :۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ باب ہے قول اور عمل سے پہلے علم کے بارے

ہیں اور قرآن مجید سے دلیل دیتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاعلم ! جان لو کہ بیشک نہیں کوئی الہ سوائے اللہ کے ۔ تو یہاں علم سے ابتدا کی ہے ، اور فرمایا علماء انبیاء کے وارث ہیں ۔ انہوں نے علم کو میراث قرار دیا ۔ جس شخص نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ (وراثت) کا لے لیا ، اور جس شخص نے ایسا راستہ اختیار کیا جس سے وہ علم کو طلب کرتا ہے ، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتے ہیں ۔ اور فرمایا : کہ بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا : اس کو صرف عالم لوگ ہی سمجھتے ہیں اور فرمایا : قرآن مجید میں ہے : کہا انہوں نے اگر ہم سنتے توجہ سے اور سمجھتے اس کو تو ہم آگ والوں سے نہ ہوتے ۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا : کیا عالم لوگ اور جاہل برابر ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی و خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے ۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنے سے ہی آتا ہے ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تم میری گردن پہ تلوار رکھ دو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث یا کوئی کلمہ کہہ سکتا ہوں تو تلوار کے چلنے اور پار کرنے سے پہلے میں اسے ضرور بیان کر دوں گا ۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ حاضر اور موجود غیر موجود اور غائب کو میری بات پہنچا دے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں جو ہے (کونوا ربانیین) سے مراد حکماء ، علماء اور فقہاء ہیں ۔ ربانی اسے کہا جاتا ہے جو بڑے علم سے پہلے چھوٹے سے اور تھوڑے سے علم کے ساتھ لوگوں کی تربیت کرے ۔

حاصل کلام علم کے بغیر عمل غیر ممکن ہے ۔ جبتک علم نہ ہو عمل نہیں ہو سکتا ۔ ثابت ہوا عمل علم کا محتاج ہے ۔ حدیث شریف میں ایک وظیفہ ہے اگر آدمی رات کو سوتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو آسمان کے ستاروں کے برابر ، دنیا کے دنوں کے برابر ، ریت کے ذرات کے برابر گناہ ہوں تو سب بخشے جائیں گے ۔ یعنی جیسے دنیا کے رات دن نہیں گنے جا سکتے ریت کے ذرات گننا ناممکن ہے ۔ ویسے ہی آدمی کے گناہ گنے نہ جا سکیں ۔ اس وظیفہ کی تاثیر سے آدمی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ۔ جیسے اسکی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے ، یہ فضیلت اس کیلئے ہے جو عقیدے کا گمراہ نہ ہو اور بدعت سے متنفر ہو ۔ عامل بالسنت ہو ۔ نیز حقوق العباد کا پاس رکھتا ہو ۔ اس وظیفے کی کس قدر فضیلت ہے ۔ یہ ایک مثال بطور نمونہ "مشتے از خروارے" ہے ، ورنہ حدیث شریف میں متعدد ذکر ہیں ۔ جن کے یاد کرنے اور پڑھنے سے بڑی بڑی فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں ۔ اگر ان وظیفوں کا علم نہ ہو تو عمل کیسے کر سکے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم و عمل کی نعمت سے مالا مال فرمائے ۔ آمین ۔

عالم عابد سے بہتر ہے

حدیث شریف میں ہے : " فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد " ۔

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے سخت ہے ۔

ایک ہزار عابد کا مر جانا ایک عالم کی موت سے بہتر ہے ، ہزار عابد عبادت کر کے بخشے گئے ایک عالم علم سے ہدایت کر کے ہزاروں ، لاکھوں کو بخشوا گئے ، عبادت کا فائدہ لازمی ہے اور علم کا فائدہ متعدی ہے ، حدیث شریف میں ہے :

"خیر الناس من ینفع الناس " لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ دے ۔ عالم تعلیم اور تبلیغ سے عابد پر فوقیت رکھتا ہے ۔

عالم شفاعت کرے گا

انبیاء کے بعد علماء کا درجہ شفاعت ہے ۔ حدیث شریف میں ہے ۔

" عن ابی امامة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم : یجاء بالعالم والعابد فیقال للعابد : ادخل الجنة ویقال للعالم : قف ؛ حتی تشفع للناس " (ترغیب)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : عالم اور عابد کو لایا جائے گا ۔ عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور عالم سے کہا جائے گا کہ ٹھہر جا اور لوگوں کی شفارش کر ۔ دوسری روایت میں ہے ، " یقال للعالم : اثبت ! حتی تشفع للناس بما احسنت ادبھم " عالم سے کہا جائے گا : ٹھہر جا ! حتی کہ تو لوگوں کیلئے سفارش کرے جو تو نے ان کی اچھی تادیب کی ۔ آپ نے ان کو تعلیم دی ۔ دین سکھایا تھا ۔ شفاعت قبول ہو گی ۔

علماء کا درجہ شھداء سے فائق ہے

حدیث شریف میں ہے ۔ عن عثمان رضی الله عنه مرفوعا " اول من یشفع یوم القیمة الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء " (مشکوۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے ۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جو شفاعت کریں گے وہ انبیاء ہیں پھر علماء پھر شہداء ۔

شہید زمین کو رنگین کرتا ہے اپنے خون سے ۔ اور علماء اپنی دوات کی سیاہی سے ایک جہان کو

روشن کر دیتے ہیں اس لئے خون شہدا کا وزن سیاہی علماء سے کیا جائے گا تو سیاہی غالب آجائے گی ۔

" عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم : وزن یوم القیمۃ مداد العلماء بدم الشہداء فرجح مداد العلماء " ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت کے دن علماء کی سیاہی کا شہداء کے خون سے وزن کیا جائے گا ۔ پس علماء کی سیاہی غالب آجائے گی ۔

شہید نے جان دے دی اور دوسرے کی جان لے لی ۔ عالم نے ہزاروں کو حیات جاوداں بخشی ۔ شہید خود جنت میں گیا اور دوسروں کو جہنم میں بھیجا ۔ عالم نے علم سے خود جنت حاصل کی اور ہزاروں کو جنت میں لے گیا ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی آرزو

حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار الہی میں عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی گوشہ میں تیری عبادت کروں ۔ جہاں تو ہو اور بندہ ہو ۔ پھر عبادت کرتے کرتے مر جاؤں ۔ اللہ نے فرمایا یہ تیری خوشی ہے ۔ میری خوشی یہ ہے کہ تمہارا اکیلا جنت میں جانا ٹھیک نہیں ۔ بہتوں کو سمجھا کر اپنے ساتھ جنت میں لے جانا مجھے پسند ہے ۔

انسان کی شرافت علم و عقل سے ہے

امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ انسان کو تمام مخلوق پر شرافت و کرامت علم و عقل سے ہے اور قوت سے نہیں ۔ اونٹ زیادہ زور آور ہے جسم و تن سے نہیں کہ ہاتھی جسم میں بہت موٹا ہے ۔ شجاعت سے نہیں کہ شیرو چیتا اس سے قوی ہے ۔ کھانے پینے سے نہیں کہ بیل بھینس اس سے زیادہ کھاتے ہیں ۔ اصل پیدائش اور مادہ سے نہیں کہ ملائکہ نور سے اور انسان مٹی اور نطفہ سے بنے ہے ۔

" ان الخاصیۃ التی یتمیز بہا الناس عن سائر البہائم ہو العلم : فان الانسان انسان بما ہو شریف لاجلہ ....

بیشک وہ خاصیت جو انسان کو تمام جانوروں سے ممتاز بناتی ہے وہ علم ہے پس انسان انسان ہے کہ وہ اس وجہ سے شریف ہے ۔

علماء کو صدیقین کا درجہ

انبیاء کے بعد صدیقین کا درجہ ہے ۔ یہ بھی علماء کو حاصل ہے ۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال : من تعلم بابا من العلم لیعلم الناس اعطی ثواب سبعین صدیقا " (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علم کا ایک باب سیکھا کہ وہ اسکی لوگوں کو تعلیم دے اسے (۷۰) صدیقین کا ثواب دیا جائے گا ۔

عالم اور متعلم کے بغیر کوئی جاہل امتی نہیں ۔ حدیث میں ہے کہ

" لیس منی الا عالم او ر متعلم " ۔ عالم اور متعلم کے بغیر کوئی میرا امتی نہیں ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا : " اغدوا عالما او متعلما ولاخیر فیما سواھما " صبح کر عالم یا متعلم کی حیثیت سے کیونکہ ان دونوں کے علاوہ میں خیر نہیں ۔

عالم ہی گمراہی سے بچ سکتا ہے

یہ حدیث داری میں ہے ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : ستکون فتن یصبح الرجل فیھا مومناً ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافراً الا من احیاہ اللہ بالعلم " ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : عنقریب فتنے کھڑے ہوں گے ۔ آدمی صبح کرے گا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو گا اور شام کرے گا تو کافر ہو گا ۔ اگر شام کفر کی حالت میں کرے گا تو صبح مومن ہو گا سوائے اس شخص کے جس کو اللہ تعالی نے علم کے ساتھ زندہ رکھا ۔

مجلس علماء ربانی

اس لئے یہ حکم ہے کہ علماء کی مجلس اختیار کرو ۔ حضرت لقمان رئیس الحکماء نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا : یا بنی ! علیک بمجالسۃ العلماء واسمع کلام الحکماء " ۔

اے بیٹا ! علماء کی مجلس اختیار کر اور داناؤں کی بات سن ۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا ہم نشین بہتر اور ٹھیک ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :

" من ذکر اللہ رؤیتہ و زاد فی علمکم منطقہ وذکر کم بالآخرۃ عملہ " ۔

جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے ۔ اور جس کا بولنا تیرے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے ۔

ایک اور حدیث میں ہے ، " عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

علیه و آله وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا، قالوا : یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال مجالس العلم "   (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو کھا پی لیا کرو ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ! جنت کے باغ کونسے ہیں ؟ آپ نے فرمایا : علم کی مجالس جیسے عطار کی مجلس اور لوہار کی مجلس میں فرق ہے ایسے ہی عالم اور جاہل کی مجلس میں فرق ہے

علماء ربانی انبیاء کے خلفا ہیں

" عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم : اللهم ارحم خلفائی، قلنا : یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ! من خلفائک ؟ قال : الذین یا تون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونها الناس ۔   (ترغیب بروایت طبرانی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما ۔ ہم نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں ؟ فرمایا وہ جو میرے بعد آئیں گے ۔ میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے ۔

علماء کی اتباع کا حکم

جامع الصغیر سیوطی (ص ٦) میں یہ حدیث ہے :

" اتبعوا العلماء فانهم سرج الدنیا و مصابیح الآخرة " ۔

علماء کی اتباع کرو بیشک وہ دنیا کے سورج اور آخرت کے چراغ ہیں ۔

انبیاء کا سلسلہ ختم ہے لیکن خلفاء ان کے علماء باقی ہیں ۔ ان کی اقتداء کرو ۔

" عن ابی الدرداء قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : العلماء خلفاء الانبیاء " ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : علماء انبیاء کے خلفاء ہیں ۔   (رواہ البزار)

ایک حدیث شریف میں ہے ۔

" اللهم ! لایدر کوا زماناً لا یتبع فیه العلیم ولا یستحی فیه الحلیم " ٥

اے اللہ ! یہ کوئی ایسا زمانہ نہ پائیں جس میں عالم کی اتباع نہ ہو اور حلیم شخص کا حیا نہ ہو ۔

جب انبیاء تھے تو ان سے مسائل دریافت کئے جاتے تھے ۔ اب علماء سے دریافت ہوں گے ۔

قرآن حکیم کا حکم ہے : (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون) (الانبیاء : ۷)

پس اہل ذکر (علماء) سے دریافت کرو اگر تمہیں علم نہیں ۔

حدیث میں ہے : " عن ابی جحیفة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم : " جالسوا الكبرآء وسائلوا العلمآء و خالطوا الحكماء " ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : بڑوں (بزرگوں) کی مجلس اختیار کرو اور علماء سے (مسائل کی) پوچھ گچھ کرو، اور داناؤں سے میل ملاپ رکھو۔

علماء ستارے ہیں

" عن انس بن مالك رضی الله عنه قال : قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم : ان مثل العلماء كمثل النجوم فی السمآء يهتدى بها فی ظلمات البر والبحر، فاذا طمست النجوم اوشك ان تضل " (رواہ احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : بیشک علماء کی مثال آسمان کے ستاروں کی مانند ہے، جن سے خشکی اور سمندروں کے اندھیروں میں صحیح راستہ کی رہنمائی حاصل کی جاتی ہے ۔ پس جب ستارے جھڑ جائیں گے تو گمراہی لازمی ہے ۔

ستاروں سے راستہ حاصل کیا جاتا ہے ۔ قافلے تاروں کے حساب سے سفر کرتے ہیں ۔ ایسے ہی علماء سے راستہ لیا جاتا ہے ۔

توحید پر تین گواہ

اللہ تعالی نے اپنی توحید پر تین گواہ پیش کئے ہیں ۔ (۱) اپنی ذات (۲) ملائکہ (۳) علماء ۔ ان کے علاوہ کوئی گواہ معتبر نہیں ۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

(شهد الله انه لا اله الا هو والملئكة واولوا العلم قائماً بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم)

گواہی دی اللہ نے کہ بیشک اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علماء نے کہ وہ انصاف کے ساتھ قائم ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ۔ وہ غالب حکمت والا ہے ۔ (آل عمران : ۱۸)